QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: **03 Issue** No: **01 (2026)**
Published Date: 2026-03-20

قدیم وجدید وسائلِ دعوت: ایک اطلاقی مطالعہ

Traditional and Contemporary Means of Islamic Da'wah: an Applied Study

شہلا شمس [1]　　　　ڈاکٹر ناصر امین [2]

Abstract

Islam is a universal and comprehensive way of life that aims to guide humanity toward the worship of Allah, moral purification, social justice, and success in this world and the Hereafter. In Islam, Da'wah (inviting people to the path of Allah) is regarded as a fundamental mission entrusted to all Prophets and subsequently to the Muslim Ummah. The Qur'an and the Sunnah establish the foundational principles of Da'wah, while the Prophet Muhammad (ﷺ) demonstrated a practical and dynamic methodology by employing diverse means of communication suited to the social, cultural, and historical circumstances of his time. These traditional means included mosques, sermons, personal interactions, correspondence, delegations, educational activities, and exemplary moral conduct. In the contemporary era, rapid advancements in information technology, globalization, digital communication, social media, and Artificial Intelligence (AI) have significantly transformed the methods of disseminating knowledge and religious guidance. Although the objectives, ethical foundations, and principles of Islamic Da'wah remain constant, its methods and communication tools continue to evolve in response to changing societal needs and technological developments. This transformation has created unprecedented opportunities for the global dissemination of Islamic teachings while simultaneously presenting new challenges, including misinformation, digital ethics, Islamophobia, and the responsible use of emerging technologies. This research presents an analytical and applied study of the classical and contemporary means of Islamic Da'wah in the light of the Qur'an, Sunnah, Seerah of the Prophet (ﷺ), and contemporary scholarly discourse. Employing a qualitative and analytical research methodology, the study critically examines the effectiveness, scope, limitations, and practical relevance of both traditional and modern Da'wah tools. It argues that while the objectives and principles of Da'wah are immutable, its methods remain flexible and adaptable to changing contexts, provided they conform to the ethical and legal framework of Islamic teachings. The study is organized into three major sections. The first discusses the conceptual framework of Da'wah, its Qur'anic and Prophetic foundations, and the notion of Da'wah methodologies. The second analyzes the traditional means of Da'wah and their practical application in the Prophetic era, whereas the third explores contemporary communication tools including print and electronic media, social media platforms, websites, online learning environments, mobile applications, podcasts, and Artificial Intelligence and evaluates their potential and challenges from an Islamic perspective. The study concludes that integrating the Prophetic methodology with modern communication technologies, supported by scholarly authenticity, ethical responsibility, and strategic planning, is essential for developing an effective and sustainable model of Islamic Da'wah capable of addressing the intellectual and social challenges of the twenty-first century.

Keywords: Da'wah, Methodology, Traditional Means, Contemporary Means, Qur'an and Sunnah, Social Media, Artificial Intelligence

[1] پی ایچ۔ڈی ریسرچ سکالر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد
[2] اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)
Published Date: 2026-03-20

اسلام ایک عالمگیر، جامع اور دائمی دین ہے جس کا بنیادی مقصد انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی بندگی، تزکیۂ نفس اور فلاحِ دنیا و آخرت کی طرف رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے دعوتِ اسلام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآنِ کریم نے دعوت کو انبیائے کرام علیہم السلام کی مشترکہ ذمہ داری قرار دیا ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری حیاتِ مبارکہ میں مختلف حالات، زمانوں اور معاشرتی تقاضوں کے مطابق متنوع وسائل اختیار کر کے دعوتِ دین کی عملی مثال قائم فرمائی۔ دورِ نبوی میں دعوت کے لیے مسجد، خطابت، مکاتبت، انفرادی ملاقاتیں، وفود، حج کے اجتماعات، عملی کردار اور تعلیم و تربیت جیسے وسائل استعمال ہوئے، جبکہ عصرِ حاضر میں انہی اصولوں کی روشنی میں پرنٹ میڈیا، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور آن لائن تعلیمی ذرائع دعوت کے اہم وسائل بن چکے ہیں۔ اسی طرح یہ تحقیقی مقالہ دعوت کے قدیم اور جدید وسائل کا قرآن و سنت کی روشنی میں تجزیاتی اور اطلاقی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ دعوت کے بنیادی اصول زمان و مکان کی تبدیلی سے متاثر نہیں ہوتے، البتہ وسائل حالات کے مطابق تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اس تحقیق میں اسلامی مصادر اور معاصر علمی تحقیقات کی روشنی میں قدیم و جدید وسائل کے فوائد، حدود اور عملی افادیت کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ موجودہ دور کے داعیانِ اسلام کے لیے ایک جامع دعوتی لائحۂ عمل مرتب کیا جا سکے۔

اس تحقیق کو تین مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے؛ مبحثِ اول میں قرآن و سنت کی روشنی میں دعوت کا مفہوم اور وسائلِ دعوت کا تصور، مبحثِ دوم میں قدیم وسائلِ دعوت کا تعارف جبکہ مبحثِ سوم میں جدید وسائلِ دعوت اور ان کا اطلاقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مبحثِ اول: قرآن و سنت کی روشنی میں دعوت کا مفہوم اور وسائلِ دعوت کا تصور

ا۔ دعوت کے لغوی و اصطلاحی مفہوم

دعوت کا لغوی مفہوم

الدَّعْوَةُ کا لفظ دَعَا، یَدعُو، باب نصر سے ہے، اور اس کا مطلب ہے کسی کو بلانا، پکارنا اور کسی سے کوئی چیز طلب کرنا ہیں۔ کیونکہ دعوت کا مصدر دعا ہے۔[1]

اور قرآن کریم میں بھی اسی معنی میں مستعمل ہے جیسا کہ: " أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ "[(2)] یہاں لفظ دعوۃ بمعنی پکارنے کے ہے۔

دعوت کے اصطلاحی مفہوم

اصطلاحی اعتبار سے دعوت سے مراد لوگوں کو حکمت، موعظۂ حسنہ اور بہترین اندازِ گفتگو کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اطاعت، رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور اسلامی تعلیمات کی طرف بلانا ہے:

جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ[3] فرماتے ہیں:

الدعوة إلى الله هي الدعوة إلى الإيمان به وبما جاءت به رسله بتصديقهم فيما أخبروا به وطاعتهم فيما أمروا۔[4]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)
Published Date: 2026-03-20

اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے سے مراد یہ ہے کہ اللہ پر اوراس شریعت پر جو اس کے رسول (ﷺ) لے کرآئے ہیں؛ایمان لایا جائے اور پھر جو باتیں وہ بتلائیں ان کی تصدیق کی جائے،اور جس چیز کا وہ حکم دیں اس کی اطاعت کی جائے۔

۲۔قرآن کریم میں دعوت کی بنیاد

دعوت الی اللہ کا حاملین کے لیے کچھ علوم اور مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے جو تبلیغ، تاثیر، احوال وظروف سے استفادہ کرنے اور انسانی نفسیات کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔دعوتِ اسلامی کا منہج قرآن کریم میں انتہائی حکمت، بصیرت اور تدبر کے ساتھ بیان ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو مختلف مواقع پر مختلف انداز میں دعوت دینے کی ہدایت فرمائی ہے، جنہیں بروئے کار لا کر اِن انبیاء علیہم السلام نے دعوت دی۔ جن کو ہم قرآنی مناہج دعوت بھی کہہ سکتے ہیں۔قرآنِ مجید نے دعوت کے بنیادی اصول بڑی وضاحت سے بیان کیے ہیں،ان میں سب سے جامع آیت سورۃ النحل میں وارد ہے:

ٱدۡعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلۡحِكۡمَةِ وَٱلۡمَوۡعِظَةِ ٱلۡحَسَنَةِۖ وَجَٰدِلۡهُم بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُۚ۔[5]

ترجمہ :اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اوران سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔

اس آیت میں دعوت کے تین بنیادی اصول بیان ہوئے ہیں:

۱۔حکمت ۲۔موعظہ حسنہ ۳۔احسن انداز میں مکالمہ

امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

کہ حکمت سے مراد دلیل اور برہان ہے، جبکہ موعظہ حسنہ نرم نصیحت اور خیر خواہی کا نام ہے،اور مجادلہ احسن کا مطلب مخالف کے ساتھ شائستہ اور علمی انداز میں گفتگو کرنا ہے۔[6]

یہ تینوں اصول آج کے جدید ذرائع ابلاغ پر بھی اسی طرح لاگو ہوتے ہیں جیسے دورِ نبوی میں تھے۔

۳۔سنت نبوی ﷺ میں دعوت کی بنیاد

رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی دعوت کا عملی نمونہ رہی۔آپ ﷺ نے ہر طبقے، ہر قوم اور ہر علاقے کے لوگوں کو ان کی ذہنی سطح اور حالات کے مطابق دعوت دی۔ نبی ﷺ کی نرمی اور حُسنِ معاشرت کی اللہ رب العزت نے یہ کہہ کر خود گواہی دے کہ آپ ﷺ عظیم اخلاق کے مالک تھے۔داعی اپنی دعوت کا آغاز حکمت سے کرے اور اگر مدعو کے یہاں سخت دلی اور اعراض کا رویہ محسوس کرے تو موعظت کا طریقہ اپنائے یعنی اسے وہ آیات واحادیث سنائیں جن میں موعظت اور ترغیب موجود ہے۔پھر اگر مدعو کے پاس کچھ شبہات ہیں تو بہترین انداز میں ان کا ازالہ کریں،اسی کا نام جدال احسن ہے۔[7]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)
Published Date: 2026-03-20

جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر کے موقع پر فرمایا:

فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔[8]

ترجمہ: اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے ایک شخص بھی ہدایت پا جائے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

یہ حدیث دعوت کی عظمت اور اس کے اُخروی اجر کو واضح کرتی ہے۔ اسلام میں دعوت کا مقصد تعداد کی بڑھوتری کے ساتھ ساتھ انسانوں کی اصلاح کر کے اللہ کی رضا کا حصول ہے۔

۴۔ وسائلِ دعوت کا تصور

وسیلہ لغوی طور پر ایسی چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی مقصد تک پہنچا جائے۔ دعوتی اصطلاح میں وسائل سے مراد وہ تمام جائز ذرائع ہیں جن کے ذریعے اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچایا جائے۔ جس طرح امام شاطبیؒ رحمہ اللہ نے فرمایا:

> کہ شریعت کے مقاصد کے حصول کے لیے ایسے تمام مباح وسائل اختیار کیے جا سکتے ہیں جو نصوصِ شرعیہ کے خلاف نہ ہوں۔[9]

اسی اصول کی بنیاد پر علماء کرام نے قدیم اور جدید وسائل میں فرق کیا ہے۔ دعوت کے مقاصد، اصول اور اخلاقیات تو مستقل ہیں، لیکن وسائل وقت، مقام اور حالات کے مطابق تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف ذرائع اختیار فرمائے؛ کبھی خطابت اپنائی تو کبھی خطوط لکھے اور ضرورت پڑنے پر مختلف علاقوں میں وفود بھیجے تو کبھی انفرادی ملاقاتیں کر کے خود عملی طور پر دعوت دیتے رہے۔ اور عمومی طور پر رسول اللہ ﷺ کی تمام زندگی عملی دعوت سے عبارت ہے۔

مبحثِ دوم: قدیم وسائلِ دعوت کا تعارف

اسلام کی دعوت ابتدا ہی سے ایک منظم، حکیمانہ اور عملی تحریک رہی ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنے اپنے ادوار میں حالات کے مطابق مختلف وسائل اختیار کیے، تاہم ان کا مقصد ایک ہی تھا، یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف بلانا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام دعوتی اصولوں کو جامع اور کامل صورت میں عملی جامہ پہنایا۔ آپ ﷺ نے دعوت کے لیے ایسے ذرائع اختیار کیے جو اس وقت کے معاشرتی، تہذیبی اور ابلاغی ماحول کے مطابق مؤثر تھے۔ یہ وسائل آج بھی اپنی اصل حیثیت برقرار رکھے ہوئے ہیں اور جدید ذرائع کے باوجود نہ ان کی افادیت میں کمی آئی اور نہ ہی اِن کی اطلاقی حیثیت ختم ہوئی۔ درحقیقت جدید دعوتی وسائل بھی انہی بنیادی اصولوں پر قائم ہیں جو عہدِ نبوی میں اختیار کیے گئے۔ قرآن مجید نے دعوت کے عمل کو انبیائے کرام کی بنیادی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَمَا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ۝٥٤ ۔[10]

ترجمہ: رسول کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ صاف صاف حکم پہنچا دے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)
Published Date: 2026-03-20

یہ آیت دعوت میں وسائل کی مشروعیت کی بنیادی دلیل بھی ہے، کیونکہ مقصد پیغام کا مؤثر ابلاغ ہے، جبکہ ذریعہ حالات کے مطابق تبدیل ہو سکتا ہے۔

۱۔ مسجد: دعوت کا اولین اور مرکزی ادارہ

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے اجتماعی ادارہ کے طور پر مسجدِ نبوی کو قائم کیا۔ یہ مسجد صرف نماز پڑھنے کی جگہ نہیں تھی بلکہ تعلیم وتربیت، قضاء، مشاورت، سیاسی نظم ونسق، سماجی اصلاح اور دعوت کا مرکز بھی تھی۔ مسجد نبوی میں صحابہ کرام کی تعلیم، غیر مسلم وفود سے ملاقاتیں، اجتماعی خطابات، جہادی منصوبہ بندی اور مختلف قبائل کی رہنمائی کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرۡفَعَ وَيُذۡكَرَ فِيهَا ٱسۡمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِٱلۡغُدُوِّ وَٱلۡأٓصَالِ ٣٦ ----[11]

ترجمہ: ان عظیم گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کیے جائیں اور ان میں اُسی کا نام یاد کیا جائے، اس میں صبح وشام کچھ آدمی اُسی کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

کہ اس آیت میں مساجد کو صرف عبادت کی جگہ نہیں بلکہ ہدایت، تعلیم اور دعوت کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔[12]

سیرتِ نبوی کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد نبوی میں "اصحابِ صفہ" کی مستقل تربیت کی جاتی تھی۔ یہی افراد بعد میں مختلف علاقوں میں معلم، داعی اور مبلغ بن کر اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بنے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ دعوت کا سب سے مؤثر وسیلہ تربیت یافتہ افراد کی تیاری ہے۔

۲۔ خطابت اور وعظ ونصیحت

دعوت کا دوسرا اہم ذریعہ خطابت تھا۔ عرب معاشرے میں خطابت کو غیر معمولی اہمیت حاصل تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسی معروف ذریعہ کو دعوت کے لیے استعمال فرمایا۔ آپ ﷺ کے جمعہ، عیدین، حجۃ الوداع اور دیگر مواقع کے خطبات نہ صرف دینی تعلیمات کا مجموعہ تھے بلکہ انسانی حقوق، عدل ومساوات، معاشرت، معیشت اور اخلاقیات کے جامع منشور بھی تھے۔ حجۃ الوداع کا خطبہ اس دعوتی اسلوب کی بہترین مثال ہے جس میں ایک ہی اجتماع میں پوری انسانیت کے لیے دائمی اصول بیان کر دیے گئے۔ امام نووی لکھتے ہیں کہ اس خطبے میں دعوت کے تمام بنیادی اصول، انسانی مساوات اور اسلامی معاشرت کے قواعد جمع ہیں۔[13]

قرآن کریم نے بھی وعظ ونصیحت کو دعوت کا لازمی جزو قرار دیتے ہوئے فرمایا:

فَذَكِّرۡ إِن نَّفَعَتِ ٱلذِّكۡرَىٰ ٩۔[14]

یہ آیت اس حقیقت کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ داعی کا فرض مسلسل خیر خواہی اور نصیحت ہے، جبکہ قبولیت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)
Published Date: 2026-03-20

۳۔ مکاتبت (دعوتی خطوط)

ہجرت کے بعد جب رسول اللہ ﷺ نے مشرکینِ مکہ کے ساتھ معاہدہ کیا تو اس کے بعد مختلف بادشاہوں، حکمرانوں اور قبائلی سرداروں کو دعوتی خطوط ارسال فرمائے۔ یہ خطوط اس دور کے سفارتی اور ابلاغی ذرائع میں سب سے مؤثر وسیلہ تھے۔ آپ ﷺ نے ہرقل (روم)، کسریٰ (فارس)، نجاشی (حبشہ)، مقوقس (مصر) اور دیگر حکمرانوں کو دعوتی خطوط روانہ کیے۔ ان خطوط کا اسلوب انتہائی مختصر، جامع، مؤدبانہ اور دعوتی حکمت سے بھرپور تھا۔ صحیح بخاری میں ہرقل کو بھیجے گئے خط کا متن مذکور ہے، جس کا آغاز میں یہ الفاظ ہیں:

أَسْلِمْ تَسْلَمْ۔[15]

ترجمہ: اسلام قبول کرلو، سلامتی پاؤ گے۔

یہ خطوط اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ دعوت میں تحریری ذرائع کی اہمیت آغاز ہی سے مسلم رہی ہے، جس کی جدید صورت کتابیں، جرائد، ای میل، ویب سائٹس اور ڈیجیٹل دستاویزات ہیں۔

۴۔ وفود کا نظام

سن ۹ ہجری کو "عام الوفود" کہا جاتا ہے کیونکہ اس سال عرب کے مختلف قبائل کے وفود مدینہ منورہ آئے، رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی، اسلام کی تعلیم حاصل کی اور اپنے علاقوں میں واپس جا کر داعی بن گئے۔ یہ وفود اسلام کی تبلیغ کے سب سے مؤثر ذرائع ثابت ہوئے کیونکہ ہر وفد اپنے علاقے میں عملی نمائندہ بن گیا۔ یہ منہج آج کے دعوتی سیمینارز، بین الاقوامی کانفرنسوں، تربیتی ورکشاپس اور بین المذاہب مکالمے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

۵۔ تعلیم وتربیت

رسول اللہ ﷺ نے دعوت کو ہمیشہ تعلیم کے ساتھ مربوط رکھا۔ مسجد نبوی میں قرآن، حدیث، فقہ، اخلاق اور تزکیۂ نفس کی مسلسل تعلیم دی جاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک تعلیم وتربیت تھی۔ جس طرح کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّما۔[16]

میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ دعوت اور تعلیم ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مؤثر دعوت اسی وقت ممکن ہے جب داعی علمی بصیرت اور تربیت سے آراستہ ہو۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)
Published Date: 2026-03-20

مبحثِ سوم: دعوت کے قدیم وجدید وسائل کا اطلاقی جائزہ

اگرچہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے دعوت کے ذرائع میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوئی ہے، تاہم مسجد، خطابت، تعلیم، مکاتبت، انفرادی ملاقات، وفود اور عملی نمونہ آج بھی دعوت کی بنیاد ہیں۔ جدید ذرائع دراصل انہی وسائل کی نئی صورتیں ہیں، ان کا متبادل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ معاصر علماء مثلاً شیخ یوسف القرضاوی اور ڈاکٹر عبدالکریم زیدان اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دعوت میں جدید ذرائع ضرور اختیار کیے جائیں، لیکن ان کی بنیاد نبوی منہج اور شرعی اصولوں پر ہونی چاہیے، کیونکہ ذریعہ اسی وقت مؤثر ہوتا ہے جب وہ دعوت کے مقاصد، اخلاق اور حکمت کے تابع ہو۔

اکیسویں صدی کو ذرائع ابلاغ، معلوماتی ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل مواصلات کا دور کہا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ، مصنوعی ذہانت، سوشل میڈیا، آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز، موبائل ایپلی کیشنز، پوڈکاسٹس اور ویڈیو اسٹریمنگ نے انسانی زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ یہ تبدیلیاں دعوت کے میدان میں غیر معمولی مواقع اور نئے چیلنجز کا سبب بھی بنی ہیں۔ اگرچہ دعوت کے بنیادی اصول، مقاصد اور اخلاقی ضوابط وہی ہیں جو قرآن و سنت نے متعین کیے ہیں، لیکن ان اصولوں کے ابلاغ کے ذرائع وقت کے ساتھ تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ اسلام نے دعوت کے لیے کسی مخصوص ابلاغی ذریعہ کو لازم قرار نہیں دیا، بلکہ اصل زور دعوت کے مقصد، حکمت، اخلاص اور شرعی حدود کی پابندی پر دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

ٱدۡعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلۡحِكۡمَةِ وَٱلۡمَوۡعِظَةِ ٱلۡحَسَنَةِۖ وَجَٰدِلۡهُم بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُۚ۔[17]

ترجمہ: "اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے"۔

یہ آیت ہر دور کے ذرائع کو شامل ہے، بشرطیکہ ان کا استعمال حکمت اور خیر خواہی کے ساتھ کیا جائے۔ شیخ عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں: کہ دعوت کا ہر وہ ذریعہ مشروع ہے جو شریعت کے کسی قطعی حکم سے متصادم نہ ہو اور لوگوں تک دین کی صحیح تعلیم پہنچانے میں معاون ہو۔[18] اسی بنا پر عصرِ حاضر میں ڈیجیٹل ذرائع، اگر ان کے استعمال میں صداقت، امانت، شائستگی اور علمی دیانت برقرار رکھی جائے، تو دعوت کے مؤثر وسائل شمار ہوتے ہیں۔

ا۔ پرنٹ میڈیا اور اشاعتی ذرائع

طباعت کی ایجاد نے دعوتِ اسلامی کو عالمی سطح پر پھیلانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ قرآنِ کریم کے تراجم، تفاسیر، حدیث کی کتابیں، فقہی لٹریچر، دعوتی رسائل، جرائد اور تحقیقی مجلات نے اسلامی علوم کو لاکھوں افراد تک پہنچایا۔ برصغیر میں شاہ ولی اللہ دہلوی، مولانا اشرف علی تھانوی، سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا ابوالحسن علی ندوی اور دیگر علماء کی تصانیف نے جدید دور میں اسلامی فکر کی اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مولانا مودودی کی "تفہیم القرآن" اور سید ابوالحسن علی ندوی کی "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین" اس کی روشن مثالیں ہیں،

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)
Published Date: 2026-03-20

جنہوں نے مختلف زبانوں میں تراجم کے ذریعے عالمی سطح پر دعوتی اثرات مرتب کیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تحریر آج بھی دعوت کے پائیدار ذرائع میں سے ہے، کیونکہ اس کا اثر نسلوں تک محفوظ رہتی ہے۔

۲۔ الیکٹرانک میڈیا اور دعوت

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور سیٹلائٹ چینلز نے دعوت کے دائرۂ کار کو بے حد وسیع کیا۔ آج دینی پروگرام، قرآن فہمی، سیرت النبی ﷺ، فقہی مسائل اور اخلاقی تربیت سے متعلق ہزاروں پروگرام دنیا بھر میں نشر ہو رہے ہیں۔ ان ذرائع کے ذریعے وہ افراد بھی اسلامی تعلیمات سے مستفید ہوتے ہیں جو مساجد یا علمی مجالس تک نہیں پہنچ سکتے۔ تاہم اس میدان میں ایک بڑا چیلنج یہ بھی ہے کہ بعض اوقات غیر مستند معلومات، سطحی بیانات اور سنسنی خیز اندازِ گفتگو دین کی صحیح تصویر کو متاثر کرتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ الیکٹرانک میڈیا پر دعوت دینے والے افراد مستند علمی پس منظر رکھتے ہوں اور ان کی گفتگو قرآن و سنت اور معتبر علمی مصادر پر مبنی ہو۔

۳۔ سوشل میڈیا: ایک انقلابی دعوتی ذریعہ

فیس بک، ایکس (سابقہ ٹوئٹر)، یوٹیوب، انسٹاگرام، واٹس ایپ اور ٹیلیگرام جیسے پلیٹ فارمز نے دعوت کے انداز کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ اب ایک داعی چند لمحوں میں لاکھوں افراد تک اپنا پیغام پہنچا سکتا ہے۔ مختصر ویڈیوز، لائیو لیکچرز، آن لائن سوال و جواب، انفوگرافکس اور ڈیجیٹل کتابیں دعوت کے نئے اسلوب بن چکے ہیں۔ یہ وسائل بالخصوص نوجوان نسل تک رسائی میں انتہائی مؤثر ثابت ہوئے ہیں، کیونکہ نوجوانوں کی بڑی تعداد روزانہ کئی گھنٹے سوشل میڈیا پر صرف کرتی ہے۔ اگر اس پلیٹ فارم پر مستند اور معیاری دعوتی مواد فراہم کیے جائے تو اس کے مثبت نتائج دُور رس ثابت ہو سکتے ہیں۔

تاہم اِس تناظر میں قرآن مجید کا خبر کی تحقیق کے متعلق جو اصول ہیں، مدنظر رکھنے چاہیے، قرآن فرماتا ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمۡ فَاسِقُۢ بِنَبَإٖ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوۡمَۢا بِجَهَٰلَةٖ فَتُصۡبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلۡتُمۡ نَٰدِمِينَ ٦۔[19]

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔

یہ آیت کریمہ عصرِ حاضر جیسے ڈیجیٹل دور میں بہت اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ سوشل میڈیا پر غیر مصدقہ احادیث، جھوٹے واقعات اور من گھڑت فتاویٰ تیزی سے پھیلتے ہیں۔ اس لیے داعی پر لازم ہے کہ وہ ہر معلومات کو مستند مصادر سے جانچ کر ہی نشر کرے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)
Published Date: 2026-03-20

۴۔ویب سائٹس اور آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز

اسلامی جامعات، تحقیقی ادارے اور دعوتی تنظیمیں اپنی ویب سائٹس کے ذریعے قرآن، حدیث، فقہ، عقیدہ اور اسلامی تاریخ پر ہزاروں کتابیں، مقالات اور کورسز مفت فراہم کر رہی ہیں۔آن لائن تعلیم نے جغرافیائی حدود کو قریب کر دیا ہے اور دنیا کے مختلف ممالک کے طلبہ ایک ہی وقت میں ایک استاد سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ کووڈ-19 کے دوران یہ حقیقت مزید واضح ہوئی کہ آن لائن تعلیم اور دعوت مستقبل کی اہم ضرورت ہیں۔ مختلف جامعات اور اداروں نے آن لائن تدریس کے ذریعے دعوتی سرگرمیوں کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ انہیں مزید وسعت دی۔

۵۔مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اور دعوت

مصنوعی ذہانت جدید دور کی اہم ترین ٹیکنالوجی ہے، اس کے ذریعے مختلف زبانوں میں ترجمہ، سوال و جواب، علمی مواد کی ترتیب، دعوتی مضامین کی تیاری اور اسلامی علوم کی ڈیجیٹل رسائی ممکن ہوئی ہے۔ اگرچہ مصنوعی ذہانت انسانی علم کا متبادل نہیں، لیکن یہ علمی معاون کے طور پر دعوتی کام کو زیادہ مؤثر بنا سکتا ہے۔ تاہم اس کے استعمال میں چند احتیاطیں ضروری ہیں:

۔اس سے حاصل شدہ معلومات کو مستند دینی مصادر سے جانچنا ضروری ہے۔

۔قرآن و حدیث کی تشریح میں صرف معتبر علماء کی آراء کو ترجیح دی جائے۔

۔اسے فتویٰ صادر کرنے یا مستقل شرعی مرجع کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔

۔علمی امانت، حوالہ نویسی اور تحقیق کے اصولوں کی پابندی کی جائے۔

اسی لیے اسلامی فقہ اکیڈمیوں اور متعدد معاصر علماء نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی دعوت کی معاون ہے، لیکن اس کی نگرانی اہلِ علم کے ہاتھ میں ہونی چاہیے۔

٦۔پوڈکاسٹس اور ڈیجیٹل آڈیو دعوت

آج پوڈکاسٹس بھی دعوت کا ایک مؤثر ذریعہ بن چکے ہیں۔ بہت سے لوگ سفر، ورزش یا روزمرہ کاموں کے دوران علمی گفتگو سنتے ہیں۔ مختصر مگر علمی انداز میں پیش کیے گئے دعوتی پوڈکاسٹس نوجوانوں میں خاص طور پر مقبول ہو رہے ہیں۔ اس ذریعے کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ گئی ہے کہ یہ وقت اور مقام کی قید سے آزاد ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)
Published Date: 2026-03-20

۷۔ موبائل ایپلی کیشنز

قرآن، حدیث، اذکار، فقہ، عربی زبان اور اسلامی تاریخ سے متعلق ہزاروں موبائل ایپس موجود ہیں۔ ان ایپس نے عام مسلمانوں کے لیے دینی تعلیمات تک فوری رسائی آسان بنا دی ہے۔ اگر ان ایپس میں مستند مواد، آسان زبان اور جدید تعلیمی اسلوب کو اختیار کیا جائے تو یہ دعوت کا انتہائی مؤثر ذریعہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

جدید ذرائع کی سب سے بڑی خصوصیت ان کی عالمی رسائی، کم لاگت، تیز رفتار ابلاغ اور مختلف زبانوں میں پیغام پہنچانے کی صلاحیت ہے۔ ایک علمی ویڈیو، ڈیجیٹل کتاب یا آن لائن لیکچر چند گھنٹوں میں دنیا کے مختلف ممالک تک پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح خصوصی ضروریات رکھنے والے افراد بھی آڈیو، ویڈیو اور بصری مواد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

نتائج بحث

۱۔ کہ دعوتِ اسلامی کے بنیادی اصول زمانے کی تبدیلی سے بدل نہیں جاتے، بلکہ ہر دور میں ان کی افادیت برقرار رہتی ہے۔

۲۔ حکمت، موعظۂ حسنہ، حسنِ اخلاق، اخلاص، علم اور صبر وہ مستقل اصول ہیں جن پر ہر دعوتی سرگرمی قائم ہونی چاہیے۔ ہر دور میں نئے وسائل کو اختیار کرنا نہ صرف جائز بلکہ بعض حالات میں ضروری بھی ہے، بشرطیکہ وہ شریعت کے عمومی اصولوں سے متصادم نہ ہوں۔

۳۔ قدیم وسائل، خصوصاً مسجد، تعلیم، خطابت، عملی نمونہ اور انفرادی تربیت آج بھی دعوت کی بنیاد ہیں، جبکہ جدید وسائل ان کی تکمیل اور توسیع کا ذریعہ ہیں۔ جدید ذرائع کی کامیابی کا انحصار بھی اسی وقت ممکن ہے جب ان کی پشت پر مضبوط علمی ادارے، تربیت یافتہ داعیان، مستند علمی مواد اور مؤثر دعوتی منصوبہ بندی موجود ہو۔

حوالہ جات

[1] قاضی زین العابدین، سجّاد، میرٹھی، بیان اللّسان، دارالاشاعت، اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان، مارچ ۲۰۰۷م، ص۲۷۸

[2] ۔البقرۃ۲: ۱۸۶

[3] ابنِ القیم الجوزیہ، شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابو بکر بن ایوب، زرعی، دمشقی۔ ۶۹۱ ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے، امام ابنِ تیمیہ کے شاگرد رہے۔ اسلامی تاریخ کے مشہور مفسر، فقیہ، محدث، اصولی، اور صوفی علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ ۷۵۱ ھ کو دمشق ہی میں وفات پائے۔ [صلاح الدین خلیل بن ایبک بن عبد اللہ الصفدی، الوافی بالوفیات، تحقیق: احمد الارناؤوط، داراحیاء التراث، بیروت، ۱۴۲۰ھ، ج۲، ص۱۹۵]

[4] ابنِ تیمیہ، مجموع الفتاوی، تحقیق: عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم، مجمع الملک فہد لطباعہ مصحف الشریف، مدینہ منورہ، ۱۴۲۵ھ، ج۱۵، ص۱۵۷

[5] النحل ۱۶: ۱۲۵

[6] ابنِ کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، تحقیق: سامی بن محمد سلامہ، دار طیبہ للنشر والتوزیع، ط۲، ۱۴۲۰ھ، ج۴، ص۶۱۳

[7] عبدالہادی عبدالخالق مدنی، اُصولِ دعوت، داعی احساء اسلامک سینٹر، سعودی عرب، س ن، ص۲۲

[8] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر الناصر، دار طوق النجاۃ، ط۱، ۱۴۲۲ھ، ج۵، ص۱۳۴، رقم الحدیث: ۴۲۱۰

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: **03 Issue** No: **01 (2026)**
Published Date: 2026-03-20

[9] شاطبیؒ، ابراہیم بن موسیٰ بن محمد، الموافقات، تحقیق: ابو عبید المعروف حسن آل سلمان، دار ابن عفان، ط۱، ۱۴۱۷ھ، ج ۲، ص ۱۸

[10] النور ۲۴: ۵۴

[11] النور ۲۴: ۳۶

[12] تفسیر ابن کثیر، ج ٦، ص ٦۲

[13] النووی، ابوزکریا محی الدین بن شرف، المنہاج شرح صحیح مسلم، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، ط ۲، ۱۳۹۲ھ، ج ۹، ص ۱۸۲

[14] الاعلی ۰۹: ۸۷

[15] صحیح بخاری، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ ، بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ، وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ، ج ۴، ص ۴۵، رقم الحدیث: ۲۹۴۱

[16] ابنِ ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی ، **سنن ابنِ ماجہ**، تحقیق: محمد مصطفیٰ عظمیٰ ، بَابُ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ، (**وزارۃ المعارف**، سعودیہ، ط ۵، ۱۴۰۳ھ)، ج ۱، ص ۸۳، رقم الحدیث: ۲۲۹

[17] النحل ۱٦: ۱۲۵

[18] زیدان عبدالکریم، إصول الدعوۃ، مؤسسۃ الرسالۃ، ط ۹، ۱۴۲۱ھ، ص ۳۵٦

[19] الحجرات ۴۹: ٦